سائرہ اکرم خان
ریسرچ اسکالر،
شعبۂ اردو، جامعہ کراچی

برعظیم پاک و ہند میں انیسویں صدی میں تالیف کی گئی اردو اور فارسی لغات
(ایک مختصر تعارف)

ABSTRACT

Urdu & Persian Dictionaries compiled in the Indo Pak Subcontinent in 19th century (Short Introduction)
By Saira Akram Khan, Research Scholar, Department of Urdu, University of Karachi.

Dictionary compilation is of great importance in all times but before the 19th century dictionary writing was not a common trend in the subcontinent. Dictionary writing trend began to flourish among the natives of subcontinent in 19th century and its credit goes to orientalists. Before 19th century, the dictionaries written in India were focused on fulfilling educational motives or comprehension of other languages only. In 19th century, few remarkable Urdu dictionaries were compiled in India. Urdu's first comprehensive dictionary *Farhang-e-Asifiya* was also compiled in the same era. This research paper highlights the introduction alongwith year of publication of Urdu & Persian dictionaries compiled and edited by natives of subcontinent in 19th century.

اُردو لغت نویسی کے حوالے سے اُنیسویں صدی بہت زیادہ اہمیت کی حامل رہی ہے۔ کیونکہ اسی صدی میں اہل ہند نہ صرف لغت نویسی کی طرف متوجہ ہوئے بلکہ ان میں لغت نویسی کا رجحان بھی تیزی سے پروان چڑھا جس کا حقیقی سہرا مستشرقین کے سر ہے کیونکہ انہیں کی بدولت اہلِ ہند نے نظرِ التفات اُردو لغت نویسی پر ڈالی اور اس طرف مائل ہوئے، ورنہ اہلِ یورپ سے پہلے مقامیوں (ہندوستانیوں) نے اسے قابلِ التفات نہ سمجھا تھا یا یوں کہیے کہ انھیں کبھی اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی تھی۔ کیونکہ انیسویں صدی سے پہلے جو لغات اہلِ ہند نے لکھیں وہ یا تو تعلیمی ضروریات کے پیشِ نظر رکھ کر لکھی گئیں تھیں یا دوسری زبانوں کی افہام و تفہیم کے لیے۔ اس صدی کو اُردو لغت نویسی کی نشاۃ الثانیہ کہنا غلط نہ ہوگا کیونکہ اسی صدی میں اہلِ ہند کے ہاتھوں اُردو کی بہترین لغات وجود میں آئیں اور اُردو کی پہلی باقاعدہ جامع لغت ''فرہنگِ آصفیہ'' بھی اسی دور

میں لکھی گئی ہے۔ اس لیے بھی یہ نیک فال رہی ہے کیونکہ یہ اُردو لغت نویسی کا اہم دور ثابت ہوئی ہے۔انیسویں صدی میں برِّ عظیم پاک و ہند میں اہلِ ہند کی مرتب و مدون کی گئی اہم اُردو اور فارسی لغات کا مختصراً تعارف درج ذیل ہے۔

(۱) ہفت قلزم: (۱۲۳۷ھ/۱۸۲۱ء)

یہ لغت غازی الدّین حیدر شاہ اودھ کے عہد میں مرتب ہوئی۔اس کے مؤلف غازی الدّین حیدر ہیں۔ اس کا مقدمہ مولوی مقبول محمد صاحب نے لکھا۔ یہ کتاب بروز جمعہ ۲ محرم۱۲۲۹ھ(۱۸۱۳ء)کو شروع کی گئی اور ۱۲۳۰ھ(۱۸۱۴ء)کو مکمل ہوگئی۔[۱] یہ خاصا ضخیم لغت ہے عبارت خاتمہ کتاب کی تصریح کے مطابق اس میں ۲۲۷۹۰ الفاظ ہیں۔ یہ لغت سات حصّوں پر منقسم ہے۔ چھ حصے لغات پر مشتمل ہیں۔ساتویں حصے میں قواعدِ زبان،اقسام نظم ونثر،صنائع لفظی و معنوی اور عروض و قافیہ کا بیان ہے۔عبارت خاتمہ کی تصریح کے مطابق اس میں ۲۲۷۹۰الفاظ ہیں۔اس کا پہلا ایڈیشن سات الگ الگ جلدوں میں مطبع سلطان لکھنؤ سے ۱۲۳۷ھ(۱۸۲۱ء)میں شائع ہوا تھا۔ دوبارہ منشی نولکشور نے اسے ایک جلد میں ۱۳۰۸ھ(۱۸۹۰ء) میں شائع کیا۔[۲]

(۲) دلیل ساطع: (۱۲۴۸ھ/۱۸۳۳ء)

یہ لغت مولوی محمد مہدی واصف کی ہے۔ یہ ہندی سنسکرت الفاظ کی لغت ہے۔الفاظ کے معنی فارسی میں مختصراً لکھے ہوئے ہیں۔ ہر لفظ کی ابتداء میں ''ہ'' یا ''س'' لکھا ہوا ہے جس سے مراد ہندی یا سنسکرت ہے۔ان میں سے اکثر الفاظ اب اُردو میں متروک ہیں یا پہلے کبھی استعمال میں نہیں آئے تھے۔تلفّظ کا اظہار پرانے طریقے پر عبارت کے ذریعے کیا گیا ہے۔یہ لغت مطبع مظہر العجائب مدراس سے ۱۲۴۸ھ(۱۸۳۳ء) میں شائع ہوئی۔[۳]

(۳) نفائس اللغات: (۱۲۵۳ھ/۱۸۳۷ء)

یہ لغت اوحد الدین بلگرامی کی ہے۔ یہ لغت شوال المعظم ۱۳۰۱ھ(۱۸۸۴ء) میں تالیف ہوئی۔اس کا پہلا ایڈیشن مطبع نولکشور لکھنؤ سے ۱۸۶۹ء میں شائع ہوا اور بار سوم ۱۹۰۵ء میں۔[۴] اس لغت کا شمار ضخیم ترین لغات میں ہوتا ہے بلکہ یہ اُردو کی پہلی لغت ہے جس میں اُردو الفاظ کے تلفّظ کی نشاندہی کی گئی ہے۔اس لغت میں الفاظ کی شرح فارسی میں کی گئی ہے اور ہر اُردو لفظ کا فارسی اور عربی مترادف دیا ہے۔اُردو لفظ کی کوئی سند نہیں دی البتہ اکثر مقامات پر فارسی اور عربی الفاظ کے لیے فارسی عربی اشعار بطور اسناد پیش کیے ہیں۔یہ لغت ۶۴۲ صفحات پر مشتمل ہے۔[۵]

(۴) نفس اللغہ: (۱۲۵۶ھ/۱۸۴۰ء)

یہ لغت میر علی اوسط رشک لکھنوی (تلمیذ ناسخ) کی ہے جو اُن کی وفات کے بعد نیّر پریس لکھنؤ سے شائع ہوئی۔نفس اللغہ اس کا تاریخی نام ہے جس کے مطابق اس کا سن تالیف ۱۲۵۶ھ(۱۸۴۰ء) نکلتا ہے۔اس لغت کا صرف حصہ اوّل چھپا ہے جو حرف 'ت' تک ہے۔[۶] اس لغت میں اُردو الفاظ کے معنی فارسی میں لکھے ہوئے ہیں اور الفاظ کی تشریح فارسی زبان میں

دی گئی ہے۔اس کے علاوہ کہیں کہیں تلفّظ کی وضاحت کے لیے اعراب لگائے گئے ہیں اور عوامی اور عورتوں کے محاوروں کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ یہ لغت ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔مولوی عبدالحق کے بقول اسے فرہنگ کہنا چاہیے۔[۷]

(۵) انفس النفائس: (۱۸۴۵ء)

یہ بلگرامی کی ''نفائس الغات'' کی تلخیص ہے جو میر حسن عرف میر کامل نے ۱۸۴۵ء میں ''انفس النفائس'' کے نام سے کی جس میں تین کالموں میں علی الترتیب اُردو، فارسی اور عربی مترادفات دیے ہوئے ہیں۔[۸]

(۶) لغات السعید: (۱۸۴۵ء)

اس لغت کا سالِ اشاعت ۱۸۴۵ء ہے۔ یہ اُردو مترادفات کی لغت ہے۔اور ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔[۹]

(۷) منتخب النفائس: (۱۲۶۲ھ/۱۸۴۶ء)

اس لغت کے مؤلف محبوب علی رام پوری ہیں۔ یہ لغت ۱۸۴۶ء میں لکھی گئی۔ یہ اُردو، عربی اور فارسی کے مترادفات پر مبنی لغت ہے۔اس میں اُردو الفاظ کی تشریح سے زیادہ عربی الفاظ کی تحقیق پر زور دیا گیا ہے۔[۱۰] لغت کے خاتمے کی عبارت کے مطابق صفر ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۲ء میں مطبع منشی گلاب سنگھ (مالک مطبع مفید عام) لکھنؤ سے طبع ہوئی۔[۱۱] اس لغت میں پہلے اُردو الفاظ دیے ہوئے ہیں پھر اس کے مترادف فارسی اور عربی الفاظ کا اندراج کیا گیا ہے۔ابواب کی ترتیب بہ مطابق حروفِ تہجّی رکھی گئی ہے۔اور بعض الفاظ کی وضاحت حاشیہ میں کی گئی ہے یہ لغت ۱۲۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ نسخہ مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں موجود ہے۔[۱۲]

(۸) شمس البیان فی مصطلحات الہندوستان: (۱۲۶۵ھ/۱۸۴۸ء)

یہ لغت مرزا جان طپش دہلوی (کنیت: اسمٰعیل) کی ہے۔جس کا سالِ تالیف محرم ۱۲۰۷ھ مطابق ستمبر ۱۷۹۲ء ہے۔ چھیانوے صفحات پر مشتمل یہ لغت مرزا جان طپش نے اپنے قیامِ ڈھاکہ کے دوران لکھی۔لیکن اس کی اشاعت ۱۲۶۵ھ/ ۱۸۴۸ء میں تقریباً چھپن سال بعد ہوئی۔اس لغت میں اُردو محاوروں کے معنی فارسی میں مندرج ہیں اور تقریباً ہر محاورے کی سند میں اُردو اشعار پیش کیے ہیں۔اس کے علاوہ اس میں اندراجات کے تلفّظ کی وضاحت توضیحی (یعنی ہر حرف کے اعراب الگ الگ بتا کر) کی گئی ہے اور مترادفات سے کام نہیں لیا گیا۔[۱۳]

(۹) نصاب غریب: (۱۸۵۰ء)

یہ سید احمد علی کی تالیف ہے۔ یہ لغت ۱۸۵۰ء میں آگرہ سے شائع ہوئی۔[۱۴]

(۱۰) مفتاح اللغات: (۱۸۵۱ء)

اس لغت کے مؤلف سیّد محمد دہلوی ہیں۔ یہ لغت ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۸۵۱ء میں دہلی سے شائع ہوئی۔[۱۵]

(۱۱) خزینۃ الامثال: (۱۲۷۰ھ)

یہ لغت سیّد حسین شاہ حقیقت (میر منشی ریاست مدراس) کی ہے۔ مؤلف کی صراحت کے مطابق یہ کتاب ۱۲۱۵ھ میں مرتب ہوئی اور ۱۲۷۰ھ میں مصطفائی پریس کانپور سے طبع ہوئی۔ یہ سہ زبانی ضرب الامثال کا مجموعہ ہے۔ ہر حرف کے ذیل میں پہلے عربی امثال ہیں، پھر فارسی اور پھر اُردو۔ عربی امثال کا بین السطور ترجمہ بھی موجود ہے اور حواشی پر مزید تشریح بھی درج کی گئی ہے۔ یہ ترجمہ اور حواشی مولوی تراب علی صاحب کے ہیں، جو انھوں نے عبدالرحمان شاکر ابن حاجی محمد روشن خاں (برادر محمد مصطفی خاں مالکِ مطبع مصطفائی) کی فرمایش پر لکھے تھے۔[۱۶]

(۱۲) تثلیث اللغات: (۱۸۶۰ء)

یہ لغت منشی چرنجی لال اور پنڈت بنسی دھر کی اعانت سے مرتب ہوئی اور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی کے حکم سے گورنمنٹ پریس میں ۱۸۶۰ء میں چھپی۔ پہلے اُردو لفظ لکھے ہیں پھر ہندی اور اس کے بعد انگریزی۔ غالباً اسی مناسبت سے اس کا نام ''تثلیث اللغات'' رکھا ہے۔[۱۷]

(۱۳) کریم اللغات: (۱۸۶۱ء)

اس لغت کے مؤلف مولوی کریم الدّین (دہلوی) ہیں۔ لیکن اس کو مرتب امیر حسن نورانی (شعبۂ اُردو دہلی یونیورسٹی) نے کیا۔ مؤلف کی دیباچہ میں تصریح کے مطابق' یہ لغت مولوی صاحب نے کپتان فولر صاحب بہادر (ڈائریکٹر آف پبلک انسٹرکشن مدارس ممالک) کی ایماء پر لکھی جن کے دفتر میں مولوی کریم الدّین دہلوی عہدہ سررشتہ داری پر نامزد تھے۔ یہ لغت مدارس پنجاب کے طلباء کے لیے لکھی گئی تھی۔ یہ کتاب ۲۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس لغت میں (کپتان فولر کی منشا کے مطابق) مؤلف نے پنجاب کے تمام سرکاری اسکولوں میں رائج فارسی کتب کے الفاظ کو شامل کیا ہے اور ان کے معنی انتہائی سہل اُردو میں لکھے ہیں تاکہ کم استعداد کے طلباء اور معلمانِ دیہات بھی بآسانی اس سے استفادہ کرسکیں۔ اس لغت میں فارسی الفاظ کے معنی اُردو میں دیے گئے ہیں اس کے علاوہ قدیم وجدید محاورات کی فرہنگ بھی اس میں شامل ہے۔ چونکہ ان فارسی کتب میں دوسری زبانوں کے الفاظ بھی شامل تھے اس لیے ہر لفظ کے آگے نشانات (جیسے عربی کا 'ع'، فارسی کا 'ف'، ترکی کا 'ت'، معرب کا 'مب') درج کرکے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کون سا لفظ' کس زبان سے متعلق ہے۔ لفظوں کا اندراج الفبائی ترتیب کے تحت کیا گیا ہے۔ یہ کتاب راجہ رام کمار بکڈپو۔ لکھنؤ سے ۱۸۶۱ء میں شائع ہوئی۔[۱۸]

(۱۴) سہ زبانی ڈکشنری (Trilingual Dictionary): (۱۸۶۵ء)

یہ لغت متھرا پرشاد مصر کی ہے۔ جو بنارس سے ۱۸۶۵ء میں شائع ہوئی۔ اس میں انگریزی الفاظ کے معنی پہلے انگریزی میں، پھر اس کے بعد اس کا مترادف یا ترجمہ اُردو میں، اور سب سے آخر میں ہندی میں دیا ہوا ہے۔ یہ سب رومن حروف میں ہیں۔[۱۹]

(۱۵) اُردو قانونی ڈکشنری: (۱۸۶۷ء)

اس لغت کے مؤلف مہتاب الدین ہیں۔ یہ لغت ۵۷۱ صفحات پر مشتمل ہے جس میں سرورق کے علاوہ ۴ صفحات پر مشتمل دیباچہ ہے اور ۵۵۹ صفحات پر مشتمل لغات درج ہیں اور آخر میں تین صفحات پر مشتمل شیخ عبدالرحمٰن بسمل صاحب کا لکھا ہوا تاریخی قطعہ ہے اور کتاب سے متعلق ضروری معلومات وگزارشات ہیں۔ دیباچہ میں مصنف کی صراحت کے مطابق ان کے دور میں اُردو کی کوئی جامع اُردو قانونی ڈکشنریز موجود نہیں تھیں۔ اگر تھیں تو انگریزی میں تھیں۔ جن کی گراں قیمت کے باعث اُن کی خریداری عوام الناس کے لیے نہایت دشوار تھی اور اگر ان کی خرید اُن کی پہنچ میں ہوتی بھی تو انگریزی میں ہونے کی وجہ سے ان سے صرف وہی اشخاص استفادہ کرسکتے تھے جن کو انگریزی کی سوجھ بوجھ تھی۔ ایسے میں ایک ایسی لغت کی ضرورت شدت سے محسوس کی جانے لگی جس میں زبان اُردو میں تمام قانونی الفاظ اور اصطلاحات کا احاطہ کیا گیا ہو اور قیمت کے اعتبار سے لوگوں کی پہنچ میں ہو۔ لہٰذا اس ضرورت کے پیش نظر مؤلف نے ''اُردو قانونی لغت'' تالیف کی۔[۲۰]

(۱۶) مختصر اللغات: (۱۸۶۸ء)

اس لغت کے مؤلف محمد جعفر ہیں۔ یہ کتاب مدراس سے ۱۸۶۸ء میں شائع ہوئی۔ یہ لغت ۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔[۲۱]

(۱۷) خوش اسحال الصبیان: (۱۸۶۸ء)

یہ لغت جگجیون داس کی ہے۔ جو ۱۸۶۸ء میں کانپور سے شائع ہوئی۔[۲۲]

(۱۸) مجموعۂ امثال: (۱۸۶۸ء)

یہ لغت بابو کالی چرن (ہیڈ کلرک سررشتۂ تعلیم) نے مرتب کی۔ یہ کتاب دو حصّوں پر مشتمل ہے۔ حصّہ اوّل کا نام ''فارسی امثال'' ہے اور حصّہ دوم کا نام ''اُردو امثال'' ہے۔ پہلا حصّہ ۱۲۵ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں فارسی امثال درج ہیں۔ دوسرا حصّہ اُردو امثال پر مشتمل ہے اور یہ بھی ۱۲۵ صفحات پر محیط ہے۔ اس مجموعے میں صرف امثال ہی درج کی گئی ہیں، نہ معانی ہے، نہ محلِ استعمال، اور نہ ہی سند۔ اس میں مقدمہ ہے نہ خاتمہ۔ دونوں حصے ایک ہی جلد میں شائع ہوئے ہیں۔ اس کا ایک نسخہ رضا لائبریری رام پور میں موجود ہے۔ یہ کتاب ۱۸۶۸ء میں مطبع سوسائٹی بریلی سے شائع ہوئی۔[۲۳]

(۱۹) تنقیح اللغات: (۱۸۶۸ء)

یہ لغت منیر صاحب کی ہے اس کا تاریخی نام ''چمن تنقیح وتحقیق'' ہے جس کے مطابق اس لغت کا سنِ تکمیل ۱۲۸۵ھ/ ۱۸۶۸ء نکلتا ہے۔ البتہ اس لغت کی سالِ طباعت (لغت کے آخر میں دیے ہوئے قطع بند کے مطابق) ۱۲۹۰ھ ہے۔ یہ لغت مطبع نولکشور لکھنؤ سے مئی ۱۸۷۳ء میں طبع ہوئی۔ یہ لغت ۷۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس لغت میں فارسی، عربی کے اُن الفاظ کو درج کیا گیا ہے جو زبان اُردو میں (خلاف اپنی معنی وضعی اور وضع اصلی کے متداول تھے) غلط رواج پا گئے تھے اور اس کے

علاوہ ہندی (اُردو) کے وہ الفاظ جن پر فارسی ہونے کا اور فارسی کے وہ الفاظ جن پر ہندی ہونے کا اشتباہ تھا اور جو اہل زبان کے روزمرہ میں عام مستعمل تھے اس کتاب میں ان تمام لغات کی تنقیح و تصحیح کی ہے۔ مصنف کی تصریح کے مطابق' اسی مناسبت سے اس لغت کا نام تنقیح اللغات رکھا ہے۔ اس لغت کی تالیف کا مقصد یہ تھا کہ اہلِ ہند عربی، فارسی اور ہندی الفاظ میں امتیاز سمجھ کر صحیح و غلط میں تمیز کر سکیں اور صحیح لغات بروئے کلام لائیں۔ الفاظ کی ترتیب ردیف وار ہے۔ الفاظ کے معنی کے ساتھ ساتھ، ہر لفظ کا صحیح تلفّظ بھی درج کیا ہے۔ نیز وہ کس زبان سے متعلق ہیں' عام مستعمل ہیں یا نہیں، اہلِ زبان نے انھیں کیسے برتا ہے' سب اس میں درج ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کہیں کہیں اشعار بطور سند بھی دیے ہوئے ہیں۔[۲۴]

(۲۰)Guide To Legal Translations: (۱۸۶۹ء)

یہ لغت درگا پرشاد کی ہے جو بنارس سے پہلی بار ۱۸۶۹ء میں شائع ہوئی اور دوسری بار ۱۸۷۴ء میں۔ یہ لغت ایسے الفاظ اور جملوں کا مجموعہ ہے جو قانونی دستاویزوں اور تحریروں میں استعمال ہوتے ہیں، ان کا ترجمہ انگریزی میں کیا گیا ہے۔[۲۵]

(۲۱) اشرف اللغات: (۱۸۷۱ء)

یہ لغت عبدالفتاح نے لکھی۔ جو ۱۸۷۱ء میں بمبئی سے شائع ہوئی۔[۲۶] اس لغت میں اسماء اور ان کے عربی، فارسی اور اُردو مترادفات درج ہیں۔[۲۷]

(۲۲) نصاب خسرو: (۱۸۷۱ء)

اس لغت کے مؤلف محمد نذیر احمد ہیں۔ امیر خسرو کی ''خالق باری'' میں کچھ ترمیم و اضافہ کر کے نذیر احمد نے ۲۸ صفحات کا یہ منظوم رسالہ ۷۰-۱۸۶۹ء کے لگ بھگ مرتب کیا۔[۲۸]

(۲۳) اینگلو اُردو ڈکشنری: (۱۸۷۳ء)

یہ لغت منشی سدا سکھ لال نے لکھی۔ منشی صاحب سرکاری مترجم ہونے کے علاوہ مطبع نورالابصار، الٰہ آباد کے مالک بھی تھے۔ ان کی یہ ڈکشنری اسی مطبع میں سن ۱۸۷۳ء میں چھپی۔ اس کتاب میں اُردو مترادف فارسی رسم الخط میں لکھے ہوئے ہیں۔[۲۹]

(۲۴) گنجینۂ اُردو (گلشن فیض): (۱۸۷۳ء)

اس لغت کے مؤلف جلال لکھنوی ہیں۔ اس لغت میں فارسی میں اُردو الفاظ و محاورات درج ہیں۔ اس کتاب کا نام ''گنجینۂ زبان اُردو'' ہے اور ''گلشن فیض'' اس کا تاریخی نام ہے۔ جس سے مؤلف کی تصریح کے مطابق سالِ اختتام تالیف ۱۲۹۰ھ نکلتا ہے۔ یہ لغت نولکشور پریس لکھنؤ سے ۱۲۹۸ھ میں چھپی تھی۔ یہ کتاب ۸۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔[۳۰]

(۲۵) مفید الطلاب: (۱۸۷۴ء)

اس لغت کے مؤلف سیّد رجب علی ہیں۔ یہ لغت ۲۱۶ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۸۷۴ء میں آگرہ سے طبع ہوئی۔[۳۱]

(۲۶) لغاتِ سعیدی: (۱۸۷۴ء)

یہ کتاب محمد سعید کی ہے اور ۱۸۷۴ء میں مدراس سے شائع ہوئی۔ [۳۲]

(۲۷) مطلع العلوم: (۱۸۷۴ء)

یہ لغت زین العابدین خاں کی لکھی ہوئی ہے۔ یہ لغت ۲۷۶ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۸۷۴ء میں لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ [۳۳]

(۲۸) ہندوستانی لغت: (۱۸۷۴ء)

اس کے مؤلف سورج مل ہیں۔ یہ لغت پٹنہ سے ۱۸۷۴ء میں شائع ہوئی۔ [۳۴]

(۲۹) زبدۃ اللغات المعروف بہ لغات سروری (بار دوم): (۱۸۷۵ء)

یہ کتاب مفتی غلام سرور صاحب لاہوری کی ہے جو سن ۱۸۷۵ء میں مطبع نول کشور، لاہور میں طبع ہوئی۔ یہ لغت ۱۰۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنّف کی صراحت کے مطابق ''یہ لغت اس طرز سے لکھی گئی ہے کہ جو شعراء کو قافیہ و ردیف میں مدد دے اور شائقینِ لغت کو لغت میں۔ اور ردیف ہر ایک لغت کے آخری حرف پر رکھی گئی ہے۔ پہلے حرف کی ردیف کی تغیر و تبدل کا بھی از روئے حروف تہجی لحاظ رکھا ہے۔ فارسی و عربی لغات کے معانی اُردو زبان میں تحریر ہیں۔ اس کتاب میں برہانِ قاطع و غیاث اللغات و منتخب و رشیدی و صراح وغیرہ سے منتخب لغات اس میں مندرج ہیں۔ اٹھائیس باب پر مشتمل اس لغت میں فصلیں ہر ایک باب کی پہلے حروفِ تہجی کی رعایت کے اعتبار سے علیحدہ علیحدہ قرار پائیں اور ابواب اخیر حروف کے شمار پر قائم ہوئے اور نشان ہر ایک زبان کا ہر ایک لغت کے ساتھ تحریر ہوا۔ یعنی جو عربی لغت ہے اس کے ساتھ 'ع' اور فارسی کے ساتھ 'فا' اور ترکی کے ساتھ 'تا' اور یونانی کے ساتھ 'یا' علی ہذالقیاس تحریر ہوا۔'' پہلا باب ۲۹، دوسرا ۲۹، تیسرا ۳۰، چوتھا ۱۹، پانچواں ۲۶، چھٹا ۱۹، ساتواں ۲۱، آٹھواں ۲۸، نواں ۱۱، دسواں ۲۹، گیارھواں ۲۳، بارھواں ۲۴، تیرھواں ۲۶، چودھواں ۱۸، پندرھواں ۱۴، سولھواں ۲۰، سترھواں ۱۱، اٹھارھواں ۲۴، انیسواں ۱۸، بیسواں ۲۶، اکیسواں ۲۶، بائیسواں ۲۴، تئیسواں ۲۸، چوبیسواں ۱۸، پچیسواں ۲۸، چھبیسواں ۲۵، ستائیسواں ۲۸، اٹھائیسواں ۲۷ فصلوں پر مشتمل ہے۔ [۳۵]

(۳۰) نجم الامثال: (۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء)

اس لغت کے مؤلف محمد نجم الدّین دہلوی ہیں۔ یہ لغت پہلی بار مطبع مجتبائی دہلی سے ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کے چار ایڈیشنز ہیں۔ اس کا پہلا ایڈیشن کمیاب ہے اور رضا لائبریری رام پور میں اس ایڈیشن کا ایک نسخہ محفوظ ہے۔ پہلا ایڈیشن ۱۶۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ آخر میں ۱۵ صفحات کا ایک ضمیمہ بھی ہے (چوتھے ایڈیشن میں یہ ضمیمہ نہیں ہے)۔

پہلے حصّے میں اس کتاب کو حصّہ چہارم لکھا گیا ہے۔ اس میں دو ہزار پانچ سو کے قریب ہندوستانی ضرب الامثال مع شرح دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ امثال اور اُن کی تشریح مختصر الفاظ میں درج ہیں، قصص و شانِ امثال درج نہیں۔ اس

لغت کا تیسرا اڈیشن مؤلف کی زندگی ہی میں شائع ہوا تھا۔ جس میں مؤلف نے (دیباچۂ کتاب کی صراحت کے مطابق) خاصی ترمیم و تنسیخ کی ہے۔ اس کتاب کا چوتھا ایڈیشن کارخانۂ پیسہ اخبار لاہور نے ۱۹۲۵ء میں شائع کیا۔ پہلے اور چوتھے ایڈیشن میں خاصا فرق ہے۔ پہلے اڈیشن کے مقدمے میں وجہ تالیف کے ذیل میں یہ عبارت ہے جو آخر الذکر ایڈیشن میں نہیں ہے: ''پس حقیر نے ارادہ کیا تھا کہ اس ضرورت کو رفع کروں، اس لیے کمر ہمت چست کر کے اسباب میں مصروف ہوا، حتیٰ کہ کچھ کام کر چکا تھا، اس اثناء میں سنا کہ جناب ڈاکٹر فالن صاحب بہادر اس کام میں مصروف ہیں، لہٰذا میں سبکدوش ہوا، مگر جس قدر محنت کر چکا تھا اس کو رائگاں کرنا نہ چاہا، پانچ حصّوں پر تقسیم کر دیا؛ پہلے حصّے میں اصطلاح ہر پیشہ ور کی مع اُن کے اوزاروں کی اشکال وغیرہ کے درج کی ہیں۔ دوسرے حصّے میں پہیلیاں و مکریاں و نسبتیں و دوہے و کبت و گیت وغیرہ۔ تیسرے میں محاورات عورات و اصطلاح بیگمات۔ چوتھے و پانچوں میں ضرب الامثال جو قریب چھ ہزار کے فراہم کی گئی ہیں، مع اُن کے محل استعمال کے۔''

آخر الذکر ایڈیشن میں کتاب کے مختلف حصّوں کی جو تفصیل درج ہے وہ اس مذکورۂ بالا تفصیل سے مختلف ہے۔ (دیگر اختلاف کے علاوہ) متعلقہ عبارت یہ ہے: ''کئی سال کی محنت اور جانکاہی سے ایک ڈکشنری زبان اُردو کی تیار ہوگئی۔ کل کا ایک دفعہ چھپوانا دشوار، اور خریداروں کی ہمت کا حال معلوم۔ اس وجہ سے اس کو پانچ حصّوں پر منقسم کیا۔ پہلے حصّے میں لغات و محاورات اور مصطلحات اور روز مرّہ مع اسناد اشعار اساتذہ لکھے ہیں۔ دوسرے حصّے میں اصطلاحیں ہر پیشہ ور کی مع اُن کے مختصر بیان اور شرح کے درج کی گئی ہیں۔ تیسرے حصّے میں پہیلیاں، مکرنیاں، انملیاں، دو سخنے، دوہے، کبت، گیت وغیرہ درج ہیں۔ چوتھے حصّے میں محاوراتِ عامۂ عورات و اصطلاح بیگمات مع اسناد اشعار اساتذہ مرقوم ہوئے ہیں پانچویں حصّے میں کئی ہزار ضرب الامثال یعنی کہاوتوں مع اُن کے محل استعمال اور قصص کے بہت ایجاز اور اختصار کے ساتھ سلیس اُردو میں بیان ہوئی ہیں۔''(۳۶)

(۳۱) معانی الالفاظ: (۱۸۷۹ء)

یہ لغت دھرم داس کی ہے۔ یہ لغت ۱۸۷۹ء میں لاہور سے شائع ہوئی۔(۳۷)

(۳۲) نجم الامثال (حصّہ پنجم): (۱۸۸۲ء)

اس کے مؤلف مولوی نجم الدّین صاحب ہیں۔ یہ لغت ۱۸۸۲ء میں مطبع احمد دہلی سے طبع ہوئی۔ یہ کتاب ۳۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔(۳۸)

(۳۳) مخزنِ فوائد: (۱۸۸۶ء)

اس لغت کے مؤلف نیاز علی بیگ نکہت ہیں۔ یہ اُردو محاورات اور اصطلاحات کی لغت ہے جو مؤلف نے مسٹر بوٹرس، پرنسپل قدیم دہلی کالج کی فرمایش پر مرتب کی۔(۳۹)

(۳۴) مخزن المحاورات: (۱۸۸۶ء)

یہ کتاب چرنجی لال کی ہے، جو پہلی بار محبِ وطن پریس، فیض بازار، دہلی میں ۱۸۸۶ء میں طبع ہوئی۔ یہ کتاب ۴۹۲

صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسری بار منشی امیر چند نے اسے ۱۸۹۹ء میں شائع کیا اور خلافِ تہذیب، فحش محاورے اور اشعار خارج کردیے۔ اس کتاب میں ہندی اور اُردو ہر قسم کے محاورے اور اصطلاحیں دس ہزار کے قریب درج ہیں۔ اُردو محاورات میں اب تک جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں، یہ اُن میں سب سے بڑی ہے۔[۴۰]

(۳۵) سرمایۂ زبان اُردو: (۱۸۸۶ء)

یہ لغت جلال لکھنوی کا تحریر کردہ ہے۔ اس میں مؤلف نے کچھ ترمیمات کے ساتھ "گلشن فیض" کا ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب میں "گلشن فیض" پر اٹھنے والے اعتراضات سے استفادہ اٹھاتے ہوئے مؤلف نے کچھ الفاظ کو خارج کر کے ضروری اصطلاح وترمیم کی ہے۔[۴۱]

(۳۶) خزانۃ اللغات (جلد اوّل): (۱۸۸۷ء)

یہ لغت شاہ جہاں بیگم صاحبہ والیہ بھوپال کی ایماء پر حافظ منشی محمد عبدالحق (مدیر مطبع شاہجہانی) نے مرتب کی۔ اس کتاب کا حصّہ اوّل ۲۷ صفر ۱۳۰۴ھ (۱۸۸۷ء) میں مطبع شاہجہانی بھوپال (زیرِ نظر نسخہ مطبع شاہجہانی سے دوسری بار شائع ہوا ہے) سے طبع ہوا۔ دیباچہ میں مصنّف کی صراحت کے مطابق اس لغت میں ہر لفظ اُردو، فارسی، عربی، سنسکرت، انگریزی، ترکی زبان میں درج ہے۔ یہ لغت طلباء کے لیے لکھی گئی تھی۔ یہ لغت ۷۷۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ جن میں ۷۳۷ صفحات لغت پر مشتمل ہیں اور ۳۴ صفحات کا صحت نامہ بطور ضمیمہ دیا گیا ہے جس میں مذکورہ بالا چھ زبانوں کے الفاظ کی تصحیح کی گئی ہے اور ہر لفظ کے ساتھ اس کا سطر نمبر اور صفحہ نمبر بھی درج کیا گیا ہے۔ بعض لفظوں کی وضاحت کے لیے جا بجا حواشی بھی دیے ہوئے ہیں۔[۴۲]

(۳۷) زبدۃ اللغات معروف بہ لغات سروری: (۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء)

اس لغت کے مؤلف مفتی غلام سرور صاحب ہیں۔ یہ کتاب ۴۰۷ صفحات پر مشتمل ہے اور ماہِ جون ۱۸۸۷ء (۱۳۰۴ھ) میں مطبع منشی نول کشور (لاہور) سے طبع ہوئی۔[۴۳]

(۳۸) خیالاتِ آزاد: (۱۸۸۷ء)

اس فرہنگ کی طبع اوّل ۱۸۸۷ء میں مطبع قومی پریس (واقع شہر نزہت بہر لکھنو- چوک) سے شائع ہوئی۔ یہ کتاب ۱۲۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ سرِ ورق کی تصریح کے مطابق: مولانا آزاد کی ڈکشنری۔ خُمارستان کے ڈنر۔ نامۂ و پیام۔ ولایت کے شوق۔ سفر نامے اشتہارِ مسرّت بار اور ستایشِ نیچر کا اخلاق آموز۔ دانش افروز۔ فصاحت اندوز۔ دل کش مجموعہ جس کو شاعرِ حقیقت طراز مولوی سیّد محمد عبدالغفور صاحب شہباز (سابق اڈیٹر اخبار دار السلطنۃ و جریدہ نمایش و نورِ بصیرت و جامعِ موعظۂ حسنہ و مصنّفِ مثنوی چہار عشق و پنجۂ خورشید و مسدّس شہباز) نے مرتب کیا۔[۴۴]

(۳۹) لغات فارسی معینِ اُردو: (۱۸۸۸ء)

یہ لغت پنڈت شیونرائن صاحب (ڈپٹی انسپکٹر مدراس، شہر لکھنو) نے ستمبر ۱۸۷۰ء میں ترتیب دی تھی۔ لیکن اس کی

طباعت مطبع منشی نولکشور لکھنؤ سے ماہ ستمبر ۱۸۸۸ء میں ہوئی۔ یہ لغت صوبۂ اودھ کے مدارس و مکاتیب کے لیے ترتیب دی گئی تھی۔ مؤلف کی تصریح کے مطابق یہ لغت ولیم ہینڈ فورڈ صاحب بہادر (ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ملک اودھ) کی فرمایش پر لکھی گئی۔ اس میں ایسے فارسی مصادر استعمال کیے گئے ہیں جن سے اُردو الفاظ مشتق ہیں یا فارسی مصادر کے مشتقات سے مرکب ہو کر بطور ایک لفظ کے مستعمل ہیں۔ یہ لغت ۲۹ صفحات پر مشتمل ہے۔[۴۵]

(۴۰) فرہنگِ آصفیہ: (۱۸۸۸ء)

اس لغت کے مؤلف مولوی سیّد احمد دہلوی ہیں۔ اس لغت کو اب تک کی لکھی گئی اردو لغات میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے کیونکہ یہ اُردو کی پہلی با قاعدہ جامع لغت ہے۔ اس لغت کی اشاعت پہلے مختصر صورت میں ''مصطلحاتِ اُردو'' کے نام سے ۱۸۷۱ء میں ہوئی اور اس کے بعد ۱۸۷۸ء سے یہ ''ارمغانِ دہلی'' کے نام سے بطور نمونہ چھپی۔ ان کی ایک لغت ''لغات النساء'' کے نام سے بھی تھی۔ انھوں نے ان سب کتابوں کی تدوین کا آغاز ''ہندوستانی اُردو لغت'' کے نام سے کیا اور ۱۸۹۲ء میں اس کی تدوین مکمل ہوئی۔ بالآخر نظام دکن کی اعانت سے ''فرہنگِ آصفیہ'' کے نام سے اس کی طباعت کی ابتدا ہوئی۔ ۱۸۸۸ء میں اس کی پہلی اور دوسری جلد، ۱۸۹۸ء میں تیسری اور ۱۹۰۱ء میں چوتھی یعنی آخری جلد چھپی۔[۴۶] ''فرہنگِ آصفیہ'' کی پہلی جلد میں مؤلف کی صراحت کے مطابق 'اس لغت میں ''ہندوستانی مروّجہ خاص و عام زبان کے تقریباً کل الفاظ یعنی عربی، فارسی، ترکی، ہندی، سنسکرت بلکہ لغاتِ انگریزی مخلوط اُردو، عدالتی و بیگماتی محاورات، اہلِ پیشہ و اہلِ حرفہ کی ضروری اصطلاحات، داخلِ روزمرّہ ضرب الامثال، اشارے، کنائے، تاریخی واقعات، مناسبِ حال مادّے، تذکیر و تانیث کے فیصلے فلسفہ وطبعیات کے حسبِ موقع مسئلے، علمِ زبان کے نکتے، اُردو صرف و نحو کے قاعدے، ملک کی متداولہ رسمیں، قدیم و جدید تحقیقات کے اختلافات مع نظائرِ نظم ونثر وکثرت ومعانی و وجہِ تسمیّہ، تمام اولیائے ہند اور تمام فقرائے ہند کے اسمائے گرامی مع حالات، علمائے نامی گرامی کے نام اور مختصر سوانح عمریاں اور دیگر امور کی تشریحات ہیں جو پچپن ہزار کے متجاوز ہیں۔'' مولوی صاحب نے اس لغت کے شروع میں اُردو زبان کی تاریخ اور اس کے ارتقا پر ایک طویل مقدمے میں مفید معلومات فراہم کی ہیں[۴۷] جو تاریخی اعتبار سے آج بھی اہمیت کی حامل ہیں۔ جلد اوّل :۸۹۶ صفحات،[۴۸] جلد دوم: ۸۷۳ صفحات،[۴۹] جلد سوم: ۷۸۵ صفحات،[۵۰] جلد چہارم: ۸۰۲ صفحات[۵۱] پر مشتمل ہے۔

(۴۱) پیاچین: (۱۳۰۵ھ)

یہ کتاب مولوی ابوالحمید فرخی پروفیسر مدرسہ عالیہ رام پور کی ہے۔ یہ کتاب ۱۶۴ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۳۰۵ھ میں مطبع العلوم مراد آباد سے طبع ہوئی۔ یہ مفرس الفاظ کی فرہنگ ہے۔[۵۲]

(۴۲) برہان قاطع: (۱۸۸۸ء)

یہ لغت مولوی محمد حسین برہان کی تحریر کردہ ہے۔ یہ لغت ۶۳۹ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۸۸۸ء میں منشی نولکشور

لکھنؤ سے طبع ہوئی۔ یہ لغت سین مہملہ (سین غیر منقوطہ) سے لے کر یائے تحتانی تک ہے۔[۵۳]

(۴۳) ارمغانِ احباب: (۱۳۰۶ھ)

یہ لغت منشی محمد قادر علی صاحب (ابنِ منشی ضامن علی صاحب صفی پوری، تلمیذ مولوی محمد شکر اللہ صاحب مداری الارغوانی الداؤدی الملکنپوری) کی مرتبہ ہے۔ یہ کتاب ۱۳۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ لغت نواب شاہجہاں بیگم صاحبہ (بھوپال) کی معاونت سے طبع ہوئی۔ دیباچہ میں مصنّف کی صراحت کے مطابق ''ارمغانِ احباب'' تاریخی نام ہے جس کے مطابق اس کتاب کا سنہ تالیف ۱۳۰۶ھ نکلتا ہے۔ کتاب کے آخر میں تقریظ خاتمہ بھی موجود ہے اس کے بعد مختلف شعراء کے مختلف قطعہ تاریخ درج ہیں جن سے ۱۳۰۰ھ اس کتاب کا سنہ تالیف نکلتا ہے۔ یہ لغت در مطبع شاہجہانی بھوپال سے شائع ہوئی۔ اس لغت میں اُردو الفاظ کی تذکیر و تانیث مع اسناد درج ہے۔ الفاظ کی ترتیب ردیف وار بھی ہے اور حروفِ تہجی کا خیال بھی رکھا گیا ہے۔ الفاظ کی ترتیب کچھ اس طرح سے ہے جیسے، ''ردیف الف'': آسرا، ''ردیف بای موحدہ'': آب۔ پھر ''ردیف الف'' کے ذیل میں آنے والے الفاظ میں وہ لفظ پہلے درج ہیں جو الف ممدودہ سے شروع ہوئے ہوئے ہیں اس کے بعد بالترتیب حروفِ تہجی' الفاظ کا اندراج کیا گیا ہے۔[۵۴]

(۴۴) جامع اللغات اُردو (جلد اوّل): (۱۸۹۲ء)

اس لغت کے مؤلف مفتی غلام سرور صاحب (لاہوری) ہیں۔ یہ کتاب مطبع منشی نولکشور لکھنؤ سے جون ۱۸۹۲ء میں شائع ہوئی۔ جو ۱۳۸۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس لغت میں عربی، فارسی، ترکی اور اُردو کے الفاظ اور محاورے تصریح کے ساتھ درج ہیں۔ اور ایک حصّہ میں وہ الفاظ جو علمِ طب کے متعلق ہیں اور دوسرے حصّے میں ادویات مع ان کے مزاج وخواص وطریقہ استعمال کے مفصلاً ومشروحاً مذکور ہیں۔ یہ لغت عام طلباء وتعلیمی مقاصد کے لیے لکھی گئی ہے۔[۵۵]

(۴۵) نجم اللغات: (۱۳۱۲ھ/۱۸۹۵ء)

اس کے مؤلف راجہ راجیسور راؤ اصغر صاحب ہیں۔ اس میں اُردو الفاظ کے معنی اور مترادف' فارسی زبان میں دیے گئے ہیں۔ یہ کتاب ستمبر ۱۸۹۵ء (۱۳۱۲ھ) میں مطبع منشی نولکشور، لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ کتاب میں دیے گئے تتمہ کے مطابق' اس کتاب میں ہندی (اُردو) الفاظ کے مترادف فارسی اور عربی زبان میں درج کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب ۱۶۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں لغات ۱۳۰ صفحات پر مشتمل ہیں اور ۲۹ صفحات پر مشتمل اس کتاب کے الفاظ کی فرہنگ دی ہوئی ہے۔ آخر میں تتمہ ہے (اور کچھ اشتہارات)۔[۵۶]

(۴۶) قابل اللغات: (۱۲۹۱ھ)

اس لغت کے مؤلف محمد عبدالعزیز خان قابلؔ ہیں۔ یہ لغت مطبع نظامی کانپور سے شوال ۱۲۹۱ھ میں طبع ہوئی۔ یہ لغت مؤلف نے اپنے شاگردوں کی فرمایش پر لکھی۔ یہ نسخہ مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں موجود ہے اور ۳۸

صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں عربی اور فارسی الفاظ کے معنی اُردو میں دیے ہوئے ہیں اور حاشیے فارسی زبان میں درج ہیں۔ الفاظ کی ترتیب حروفِ تہجّی کے لحاظ سے رکھی گئی ہے۔(۵۷)

(۴۷) مخزن القوافی: (۱۸۹۸ء)

یہ لغت مرزا قلیچ بیگ کی ہے۔ یہ قافیہ وردیف کی لغت ہے۔ دیباچہ میں مصنّف کی صراحت کے مطابق، یہ لغت شاعروں کے لیے لکھی گئی ہے جس میں ایک ردیف اور قافیہ کے جو جو الفاظ فارسی یا عربی زبان میں ہیں، اُن کو اس لغت میں یکجا کیا ہے۔ تاکہ شاعروں کو اشعار بندی میں مدد مل سکے۔ اور ہر لفظ کے مختصر معنی اُردو میں دیے ہوئے ہیں۔ الفاظ کی ترتیب ردیف وار رکھی گئی ہے۔ ہر لفظ پر اعراب لگائے گئے ہیں تاکہ صحیح تلفّظ معلوم ہو سکے اور جس زبان کا لفظ ہے اس کی نشانی بھی بتائی گئی ہے یعنی عربی کی 'ع'، فارسی کی 'ف'، تر کی کی 'ت'، یونانی کی 'ی'، ھندی کی 'ھ'۔ لغت کے قانون کے مطابق سوائے خاص لفظوں کے ہر لفظ اسی حالت میں دیا گیا ہے۔ یعنی اگر اسم ہے تو واحد اور مذکّر دیا گیا ہے۔ اور اگر فعل ہے تو مصدر کی حالت میں دیا گیا ہے۔ مؤلف نے اس کتاب کی تیاری میں لغاتِ سروری سے بھی مدد لی ہے جیسا کہ مصنّف اس لغت کے دیباچہ میں بتاتے ہیں، ''مجھے لغاتِ سروری سے بہت مدد ملی ہے اس طرح کہ فقط آخری حرف والے الفاظ جمع کرنے کی تکلیف معاف ہوگئی اور اکثر معانی بھی اسی کتاب سے دیے ہیں۔'' یہ لغت دس ہزار سے زیادہ الفاظ پر مشتمل ہے اور ۱۸۹۸ء میں طبع ہوئی۔ اور ۲۶ ۷ صفحات پر محیط ہے۔(۵۸)

(۴۸) رسالہ فیض (باراوّل): (۱۸۸۲ء)

اس کے مؤلف مولوی حافظ میر شمس الدین محمد فیضؔ ہیں۔ سرِ ورق پر لکھی تحریر کے مطابق، یہ لغت مؤلف نے مولوی محمد حبیب الرحمٰن صاحب (سابق آنریری مجسٹریٹ برہانپور ضلع نماڑ) کی تحریک پر لکھی۔ یہ رسالہ نصاب الصبیان وخالق باری کی طرز پر لکھا گیا ہے۔ یہ رسالہ مثنوی کی طرز پر لکھا ہوا ہے یہ ہندی (اُردو)، عربی، فارسی مترادف الفاظ کی لغت ہے۔ اس رسالہ کی اہم خوبی یہ ہے کہ اس میں ہر بیت کے قوافی میں صنعتِ تجنیس کا التزام رکھا گیا ہے۔ یہ رسالہ ۴۶ صفحات پر مشتمل ہے۔(۵۹)

(۴۹) جلد آخر برہانِ قاطع: (۱۸۲۱ء)

اس لغت کے مؤلف مرزا حسن ہیں۔ یہ لغت ۲۷ ۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ فارسی لغت ہے اور ۱۸۲۱ء میں طبع ہوئی۔(۶۰)

(۵۰) مفتاح اللغات: (۱۸۷۶ء)

اس لغت کے مؤلف اولد احمد سیّد (AOLAD AHMED SAYYAD) ہیں۔ یہ کتاب آگرہ سے ۱۸۷۶ء میں چھپی اور ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔(۶۱)

(۵۱) دستور الشعراء: (۱۸۸۹ء)

یہ لغت محمد اشرف علی کی ہے۔ ۱۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب لکھنؤ سے ۱۸۸۹ء میں شائع ہوئی۔(۶۲)

(۵۲) آزاد محاورات: (۱۸۸۷ء)

یہ لغت محمد غلام رسول کی ہے۔ ۶۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب جالندھر (Jullundur) سے ۱۸۸۷ء میں شائع ہوئی۔ یہ اُردو محاورات کی لغت ہے۔ (۶۳)

(۵۳) مخزن المحاورات: (۱۸۸۵ء)

اس لغت کے مؤلف مادھوا نارائن ہیں۔ یہ لغت ۱۸۸۵ء میں دہلی سے شائع ہوئی۔ یہ اُردو محاورات کی لغت ہے اور ۵۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ (۶۴)

(۵۴) اُردو قانون ڈکشنری: (۱۸۹۳ء)

یہ لغت محمد جلیل الرحمٰن خان کی ہے۔ ۳۶۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ لغت ۱۸۹۳ء میں سادھورا (Sadhoura) سے طبع ہوئی یہ قانونی اصطلاحات کی لغت ہے۔ (۶۵)

(۵۵) پرائمری لغاتِ اُردو: (۱۸۹۱ء)

یہ لغت محمد فیروز الدّین کی ہے۔ یہ لغت سیالکوٹ سے ۱۸۹۱ء میں شائع ہوئی۔ یہ اُردو لغت ہے۔ (۶۶)

(۵۶) لغاتِ نادرہ: (۱۸۹۶ء)

اس لغت کے مؤلف نادر حسین ہیں۔ یہ لغت لکھنؤ سے ۱۸۹۶ء میں طبع ہوئی۔ یہ کتاب ۸۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ اُردو لغت ہے۔ (۶۷)

(۵۷) لغات مقلوبہ (Lughat-i-Maqlubah):۔ (۱۸۹۷ء)

یہ لغت نادر حسین عزیز کی ہے۔ ۶۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ لغت ۱۸۹۷ء میں لکھنؤ سے طبع ہوئی۔ یہ اُردو محاورات کی لغت ہے۔ (۶۸)

(۵۸) مصطلحاتِ ٹھگی:

یہ لغت محمد علی اکبر کی ہے۔ یہ لغت کلکتہ سے ۱۸۳۹ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب ۱۹۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس لغت میں وہ خاص اصطلاحیں/ خاص الفاظ (Code Words) درج ہیں جو ٹھگیوں میں مستعمل تھے۔ (۶۹)

(۵۹) مراسد الاطّلاع:

اس کتاب کا اُردو ترجمہ مظہر محمد کریم نے ۶۲-۱۸۶۱ء میں کیا۔ یہ ایک عربی لغت ہے جس کے مصنّف عبدالمومن ہیں۔ یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ ایک جغرافیائی لغت ہے۔ (۷۰)

(۶۰) محاوراتِ ہند: (۱۸۹۰ء)

اس لغت کے مؤلف سبحان بخش ہیں۔ یہ لغت ۴۱۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ لغت دہلی سے ۱۸۹۰ء میں شائع

ہوئی۔ یہ اردو لغت ہے۔[۷۱]

(۶۱) پہنچانِ اُردو: (۱۸۶۰ء)

یہ لغت سیا مالال کی ہے۔ یہ لغت ۱۸۶۰ء میں میرٹھ سے شائع ہوئی۔ یہ اُردو لغت ہے۔[۷۲]

(۶۲) فراحِ فارسی (دوسرا ایڈیشن):۔(۱۸۷۴ء)

یہ فارسی اُردو لغت ہے۔ اس کے مؤلف عبدالحکیم ہیں۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۸۷۴ء میں اور دوسرا ایڈیشن ۱۸۷۶ء میں میرٹھ سے شائع ہوا۔ یہ ایڈیشن ۵۸ صفحات پر مشتمل ہے۔[۷۳]

(۶۳) قادرنامہ:(۱۸۷۳ء)

اس کے مؤلف اسد اللہ خاں غالب ہیں۔ یہ اُردو فارسی لغت (جوکہ نصاب نامہ کی طرز پر ہے) ہے۔ یہ ۱۸۷۳ء میں دہلی سے طبع ہوئی۔[۷۴] ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۳ء والے ایڈیشن کے مطابق یہ لغت ۴۳۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ جوکہ درمطبع افتخار، دہلی سے شائع ہوئی۔

(۶۴) کریم اللغات بہ اضافۂ عظیم اللغات:۔(۱۸۹۶ء)

یہ لغت کریم الدّین کی ہے۔ یہ کتاب ۶۰۱ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۸۹۶ء میں کانپور سے طبع ہوئی۔ یہ اُردو فارسی لغت ہے۔[۷۵]

(۶۵) فارسی ڈکشنری یا لغاتِ فیروزی:۔(۱۸۹۰ء)

یہ لغت محمد فیروز الدّین اور علی محمد کی ہے۔ یہ لغت ۱۸۹۰ء میں لاہور سے شائع ہوئی۔ یہ کتاب ۱۰۵۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ اُردو فارسی لغت ہے۔[۷۶]

(۶۶) ناصر اللغات:۔(۱۸۹۰ء)

یہ لغت محمد غیاث الدّین ابنِ جلال الدّین کی ہے۔ جو لکھنؤ سے ۱۸۹۰ء میں طبع ہوئی۔ یہ لغت ۲۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ اُردو فارسی لغت ہے۔[۷۷]

(۶۷) حصّہ اوّل فرہنگِ گلستان:۔(۱۸۷۸ء)

یہ لغت محمد اسحاق کی ہے اور ۵۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ لغت علی گڑھ سے ۱۸۷۸ء میں شائع ہوئی۔ یہ اُردو فارسی لغت ہے۔[۷۸]

(۶۸) فرہنگِ مختصر مفید المسمّا بہ معین (Farhang-i-Mukhtasar Mufid al Musamma ba Mu'in) دوسرا ایڈیشن:۔(۱۸۶۰ء)

اس لغت کے مؤلف محمد سلیم ابنِ محمد قائم ہیں یہ لغت ۱۸۶۰ء میں بمبئی سے شائع ہوئی۔ یہ اُردو فارسی فرہنگ ہے۔[۷۹]

(۶۹) فرہنگِ گلدستۂ اخلاق:۔(۱۸۸۱ء)

اس کے مؤلف محمد شیر خان ہیں۔ یہ کتاب علی گڑھ سے ۱۸۸۱ء میں شائع ہوئی۔ یہ اُردو فارسی فرہنگ ہے۔[۸۰]

(۷۰) گنجِ فارسی:۔(۱۸۷۶ء)

اس کے مؤلف محب اللہ ہیں۔ یہ اُردو فارسی کی لغت ہے۔ جو ۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ لغت ۱۸۷۶ء میں دہلی سے شائع ہوئی۔[۸۱]

(۷۱) رازقِ باری:۔(۱۸۷۲ء)

اس میں فارسی الفاظ کے معنی اُردو میں دیے گئے ہیں۔ یہ مدراس سے ۱۸۷۲ء میں شائع ہوئی۔[۸۲]

(۷۲) فرہنگِ فرہنگ: (۱۸۸۷ء)

یہ لغت منشی سیّد زوّار حسین صاحب طرار (مترجم اودھ اخبار) کی ہے۔ اس لغت میں اُردو میں انگریزی الفاظ و اصطلاحات کی تشریح کی گئی ہے۔ سرِ ورق پر لکھی تحریر کے مطابق اس لغت میں چن چن کر ایسے الفاظ مفرد و مرکب جمع کیے گئے ہیں جو اُردو اخبارات اور اُردو ترجمہ قوانین و احکام و کاروائی ہائے سرکاری میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ انگریزی دان اشخاص واہل دفاتر وغیرہ گفتگو میں اُردو الفاظ کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ یہ کتاب بستان مرتضوی لکھنؤ سے طبع ہوئی۔ یہ کتاب ۱۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ الفاظ کی ترتیب میں حروفِ تہجّی کا لحاظ رکھا گیا ہے۔[۸۳]

اہمیت:

یہ مضمون اپنے آپ میں بڑی وسعت رکھتا ہے جس کا پوری طرح سے احاطہ کرنا دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ لیکن یہ موضوع اس بات کا متقاضی ہے کہ اس پر پی ایچ ڈی یا ڈی لٹ کی سطح پر کام کیا جائے جو کہ اُردو زبان و ادب کی ایک لازوال خدمت ہوگی بالکل ویسے ہی جیسے تاریخی اصول پر لکھی جانے والی اُردو لغت کی بدولت ہوئی ہے۔ جن کی بدولت اُردو زبان دنیا کی ترقی یافتہ اور عظیم زبانوں کی فہرست میں شامل ہوگئی ہے۔ (ایسی اب تک صرف دو لغات لکھی گئی ہیں ایک انگریزی زبان میں اور دوسری جرمن میں) اور انیسویں صدی تو اُردو لغت نویسی کے لیے نیک فال ہی نہیں بلکہ اس کے لیے نشات الثانیہ ثابت ہوئی ہے۔ اس صدی میں تالیف ہونے والی لغات میں اُردو زبان کا ایسا بیش بہا خزانہ دفن ہے کہ ان کا اندراج اگر اُردو لغت (تاریخی اصول پر) میں کر دیا جائے تو یہ اُردو زبان کے ذخیرۂ الفاظ میں بیش بہا اضافہ ہوگا۔ کیونکہ کسی بھی زبان کی اہمیت کا اندازہ اس کے ذخیرہ الفاظ سے لگایا جاتا ہے۔ جتنا زیادہ اُردو زبان کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ ہوگا اتنی ہی اُردو بان کی اہمیت اور وقعت میں بھی اضافہ ہوگا۔ اور ہماری زبان کی جڑیں اتنی ہی مضبوط ہوں گی۔ مذکورہ بالا لغات کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ یہ لغات ایک ایسے دور سے تعلق رکھتی ہیں جس میں قدیم اُردو ادب جدیدیت کی طرف مائل ہوا۔ قدیمیت اور جدیدیت کے اس سنگم میں ایسا ناممکن ہے کہ اُردو الفاظ نے اپنا روپ نہ بدلا ہو یا اُن میں کسی قسم

کی کوئی تبدیلی ان کے املا، معانی اور مفاہیم میں نہ ہوئی ہو۔ ایسی صورت میں بھی یہ لغات اُردو لغت (تاریخی اصول پر) کے لیے بنیادی مآخذ ثابت ہوں گی۔ اگرچہ ان میں ایسے الفاظ ومحاورات وامثال اور اصطلاحات درج ہیں جو آج متروک ہو چکے ہیں کہ جن سے آج کوئی واقف بھی نہیں ہے لیکن اُن کی تمدّنی اہمیت آج بھی مسلّم ہے۔ اس لیے ان کا اُردو لغت میں شامل ہونا ضروری ہے۔ مذکورہ بالا لغات ہمارا تہذیبی اور تمدّنی سرمایہ ہیں جو آہستہ آہستہ فنا ہو رہا ہے جو کہ تاریخی اعتبار سے، لسانی اعتبار سے، اور لغت نویسی کے اعتبار سے بہت اہم ہے۔ اس لیے اس موضوع پر تحقیقی کام کی بہت ضرورت ہے اور میرا یہ تحقیقی مقالہ اس موضوع پر تحقیق کرنے والوں کے لیے انشاء اللہ مددگار ثابت ہوگا۔

حواشی

(۱) بقول رشید حسن خان ''اگر یہ مدّت ترتیب صحیح ہے تو یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اس کی ترتیب میں متعدد حضرات نے حصّہ لیا ہے۔''

(۲) رشید حسن خان، مرتب، امیر مینائی کے ادبی خطوط: انتقادی جائزہ، مشمولہ صحیفہ، جولائی ۱۹۶۲ء، ص ۹-۱۰

(۳) مولوی عبدالحق، اُردو لغات اور لغت نویسی مشمولہ اُردو لغت نویسی تاریخ (مسائل اور مباحث)، مرتبہ ڈاکٹر رؤف پاریکھ، (کراچی: فضلی سنز پرائیوٹ لیمیٹڈ، ۲۰۱۵ء) ص ۱۱۵-۶

(۴) وائے ایم ملے (Y. M. Mulay)، *A Bibliography Of Dictionaries and Encyclopaedias in Indian Languages*، (کلکتہ: نیشنل لائبریری، ۱۹۶۴ء)، ص ۸۶

(۵) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اُردو لغت نویسی تاریخ (مسائل اور مباحث)، محولہ بالا، ص ۱۱۶

(۶) رشید حسن خان، مرتب، امیر مینائی کے ادبی خطوط: انتقادی جائزہ، مشمولہ صحیفہ، اکتوبر ۱۹۶۴ء، ص ۲۴

(۷) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اُردو لغت نویسی تاریخ (مسائل اور مباحث)، محولہ بالا، ص ۱۱۶-۱۱۷

(۸) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اُردو لغت نویسی: تاریخ، محرکات اور رجحانات، مشمولہ لغوی مباحث، مرتبہ ڈاکٹر رؤف پاریکھ، (لاہور: مجلس ترقّی ادب، ۲۰۱۵ء)، ص ۲۱-۲۲، طبع اوّل

((۹) وائے ایم ملے (Y. M. Mulay)، *A Bibliography Of Dictionaries and Encyclopaedias in Indian Languages*، محولہ بالا، ص ۸۷

(۱۰) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اُردو لغت نویسی: تاریخ، محرکات اور رجحانات، مشمولہ لغوی مباحث، محولہ بالا، ص ۲۱

(۱۱) لیکن کتاب کے سرورق پر سالِ طباعت ۱۸۹۳ء درج ہے۔ جبکہ اگر ۱۳۱۰ھ کے حساب سے دیکھا جائے تو سالِ طباعت ۱۸۹۲ء نکلتا ہے۔

(۱۲) محبوب علی رام پوری، منتخب النفائس، (لکھنؤ: مطبع منشی گلاب، ۱۸۹۲ء)

(۱۳) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اُردو لغت نویسی: تاریخ، محرکات اور رجحانات، مشمولہ لغوی مباحث، محولہ بالا، ص ۱۹-۲۰

(۱۴) محمد سجاد مرزا بیگ دہلوی، الفہرست، (حیدرآباد دکن: نظام دکن پریس، ۱۹۳۰ء-۱۹۳۱ء) ص ۶۳۷

(۱۵) ایضاً، ص ۶۳ے

(۱۶) رشید حسن خان، مرتب، امیر مینائی کے ادبی خطوط: انتقادی جائزہ، مشمولہ صحیفہ، جنوری ۱۹۶۶ء، ص ۵۱

(۱۷) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اُردو لغت نویسی تاریخ (مسائل اور مباحث)، محولہ بالا، ص ۱۱۰

(۱۸) https://rekhta.org/ebooks/kreem-ul-lughat-kariimuddiin-ebooks

(۱۹) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اُردو لغت نویسی تاریخ (مسائل اور مباحث)، محولہ بالا، ص ۱۱۱

(۲۰) https://rekhta.org/ebooks/urdu-qanooni-dictionary-mahtabuddin-firozuddin-ebooks

(۲۱) محمد سجاد مرزا بیگ دہلوی، الفہرست، محولہ بالا، ص ۶۳ے

(۲۲) ایضاً، ص ۶۲ے

(۲۳) رشید حسن خان، مرتب، امیر مینائی کے ادبی خطوط: انتقادی جائزہ، مشمولہ صحیفہ، جنوری ۱۹۶۶ء، ص ۵۱

(۲۴) https://rekhta.org/ebooks/tanqeeh-ul-lughaat-miyan-muneer-ebooks

(۲۵) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اُردو لغت نویسی تاریخ (مسائل اور مباحث)، محولہ بالا، ص ۱۱۱

(۲۶) محمد سجاد مرزا بیگ دہلوی، الفہرست، محولہ بالا، ص ۶۲ے

(۲۷) عملۂ ادارت، اُردو سائنس بورڈ، فرہنگِ آصفیہ، مشمولہ اُردو لغت نویسی تاریخ (مسائل اور مباحث)، مرتبہ: ڈاکٹر رؤف پاریکھ، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۲۰۱۰ء)، ص ۳۲

(۲۸) ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، مولوی نذیر احمد دہلوی (احوال و آثار)، (لاہور: مجلسِ ترقیِ ادب، ۲۰۱۲ء)، طبع دوم، ص ۲۹۳

(۲۹) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اُردو لغت نویسی تاریخ (مسائل اور مباحث)، محولہ بالا، ص ۱۱۱

(۳۰) رشید حسن خان، مرتب، امیر مینائی کے ادبی خطوط: انتقادی جائزہ، مشمولہ صحیفہ، جنوری ۱۹۶۶ء، ص ۲۹۔۲۸

(۳۱) محمد سجاد مرزا بیگ دہلوی، الفہرست، محولہ بالا، ص ۶۳ے

(۳۲) ایضاً، ص ۶۲ے

(۳۳) ایضاً، ص ۶۳ے

(۳۴) ایضاً، ص ۶۲ے

(۳۵) https://rekhta.org/ebooks/zabdatul-lughat-lughat-e-sarvari-ebooks

(۳۶) رشید حسن خان، مرتب، امیر مینائی کے ادبی خطوط: انتقادی جائزہ، مشمولہ صحیفہ، جنوری ۱۹۶۶ء، ص ۴۹

(۳۷) محمد سجاد مرزا بیگ دہلوی، الفہرست، محولہ بالا، ص ۶۳ے

(۳۸) ایضاً، ص ۶۰ے

(۳۹) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اُردو لغت نویسی تاریخ (مسائل اور مباحث)، محولہ بالا، ص ۱۱۷

(۴۰) ایضاً، ص ۱۱۸

(۴۱) رشید حسن خان، مرتب، امیر مینائی کے ادبی خطوط: انتقادی جائزہ، مشمولہ صحیفہ، جنوری ۱۹۶۶ء، ص ۲۹

(۴۲) https://rekhta.org/ebooks/khizanatul-lughaat-part-001-ebooks

(۴۳) https://rekhta.org/ebooks/zubdat-ul-lughat-lughat-e-sarvari-mufti-ghulam-sarwar-lahori-ebooks

(۴۴) https://rekhta.org/ebooks/khayalat-e-azad-nawab-syed-mohammad-aazad-ebooks

(۴۵) https://rekhta.org/ebooks/lughaat-e-farsi-moin-e-urdu-ebooks

(۴۶) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اُردو لغت نویسی تاریخ (مسائل اور مباحث) مقدمہ، محولہ بالا، ص ۱۲- ۱۳۔

(۴۷) عملۂ ادارت، اُردو سائنس بورڈ، فرہنگِ آصفیہ، مشمولہ اُردو لغت نویسی تاریخ (مسائل اور مباحث)، مرتبہ: ڈاکٹر رؤف پاریکھ، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۲۰۱۰ء)، ص ۳۶

(۴۸) مولوی سیّد احمد دہلوی، فرہنگِ آصفیہ (جلد اوّل)، (نئی دہلی: ترقی اُردو بیورو، ۱۹۶۷ء)، ص ۲۸۷

(۴۹) ایضاً، (جلد دوم)، (لاہور: مطبع رفاہِ عام پریس، ۱۹۰۸ء)، ص ۳۳۰

(۵۰) ایضاً، (جلد سوم)، (نئی دہلی: ترقی اُردو بیورو، ۱۹۷۴ء)، ص ۶۸۲

(۵۱) ایضاً، (دہلی: نیشنل اکیڈمی، دریا گنج، ۱۹۷۴ء)، ص ۵۸۹

(۵۲) محمد سجاد مرزا بیگ دہلوی، الفہرست، محولہ بالا، ص ۷۷۶

(۵۳) https://rekhta.org/ebooks/burhan-qate-moulvi-mohammad-hussain-burhan-ebooks

(۵۴) https://rekhta.org/ebooks/armughan-e-ahbab-munshi-mohammad-qadir-ali-ebooks

(۵۵) https://rekhta.org/ebooks/jame-ul-lughaat-urdu-volume-001-mufti-ghulam-sarwar-lahori-ebooks

(۵۶) https://rekhta.org/ebooks/najm-ul-lughat-rajeswar-rao-asghar-ebooks

(۵۷) http://www.new.dil.ernet.in/handle/2015/438042

(۵۸) http://www.new.dli.ernet.in/handle/2015/440223

(۵۹) http://www.new.dli.ernet.in/handle/2015/439680

(۶۰) http://www.new.dli.ernet.in/handle/2015/367719

(۶۱) وائے ایم ملے (Y. M. Mulay)، *A Bibliography Of Dictionaries and Encyclopaedias in indian Languages*، محولہ بالا، ص ۸۶

(۶۲) ایضاً، ص ۸۷

(۶۳) ایضاً

(۶۴) ایضاً

(۶۵) ایضاً

(۶۶) ایضاً

(۶۷) ایضاً

(۶۸) ایضاً

(۶۹) ایضاً، ص ۸۶

(۷۰) ایضاً

(۷۱) ایضاً، ص ۸۸

(۷۲) ایضاً

(۷۳) ایضاً،ص ۹۲

(۷۴) ایضاً

(۷۵) ایضاً

(۷۶) ایضاً،ص ۹۳

(۷۷) ایضاً

(۷۸) ایضاً

(۷۹) ایضاً

(۸۰) ایضاً

(۸۱) ایضاً

(۸۲) ایضاً

(۸۳) https://archive.org/details/in.ernet.dli.2015.374054

مآخذ

(۱) پاریکھ، رؤف، ڈاکٹر، اُردو لغت نویسی تاریخ (مسائل اور مباحث)، کراچی: فضلی سنز پرائیوٹ لیمیٹڈ، ۲۰۱۵ء

(۲) ______، لغوی مباحث، لاہور: مجلس ترقّی ادب، ۲۰۱۵ء، طبع اوّل

(۳) رام پوری، محبوب علی، منتخب النفائس، لکھنؤ: مطبع منشی گلاب، ۱۸۹۲ء

(۴) دہلوی، سیّد احمد، مولوی، فرہنگِ آصفیہ (جلد اوّل)، نئی دہلی: ترقی اُردو بیورو، ۱۹۶۷ء

(۵) ______، (جلد دوم)، لاہور: مطبع رفاہِ عام پریس، ۱۹۰۸ء

(۶) ______، (جلد سوم)، نئی دہلی: ترقی اُردو بیورو، ۱۹۷۴ء

(۷) ایضاً، (دہلی: نیشنل اکیڈمی، دریا گنج، ۱۹۷۴ء)، ص ۵۸۹

(۸) دہلوی، محمد سجاد مرزا بیگ، الفہرست، حیدر آباد دکن: نظام دکن پریس، ۱۹۳۰ء-۱۹۳۱ء

(۹) صدیقی، افتخار احمد، ڈاکٹر، مولوی نذیر احمد دہلوی (احوال و آثار)، لاہور: مجلسِ ترقّی ادب، ۲۰۱۲ء، طبع دوم

(۱۰) عبدالحق، مولوی، اُردو لغات اور لغت نویسی مشمولہ اُردو لغت نویسی تاریخ (مسائل اور مباحث)، مرتبہ ڈاکٹر رؤف پاریکھ، کراچی: فضلی سنز پرائیوٹ لیمیٹڈ، ۲۰۱۵ء

(۱۱) ملے، وائے ایم (Mulay, Y. M.)، *A Bibliography Of Dictionaries and Encyclopaedias in Indian Languages*، کلکتہ: نیشنل لائبریری، ۱۹۶۴ء

ویب گاہیں

1. https://rekhta.org/ebooks/kreem-ul-lughat-kariimuddiin-ebooks
2. https://rekhta.org/ebooks/urdu-qanooni-dictionary-mahtabuddin-firozuddin-ebooks
3. https://rekhta.org/ebooks/tanqeeh-ul-lughaat-miyan-muneer-ebooks

4. https://rekhta.org/ebooks/zabdatul-lughat-lughat-e-sarvari-ebooks
5. https://rekhta.org/ebooks/khizanatul-lughaat-part-001-ebooks
6. https://rekhta.org/ebooks/zubdat-ul-lughat-lughat-e-sarvari-mufti-ghulam-sarwar-lahori-ebooks
7. https://rekhta.org/ebooks/khayalat-e-azad-nawab-syed-mohammad-aazad-ebooks
8. https://rekhta.org/ebooks/lughaat-e-farsi-moin-e-urdu-ebooks
9. https://rekhta.org/ebooks/burhan-qate-moulvi-mohammad-hussain-burhan-ebooks
10. https://rekhta.org/ebooks/armughan-e-ahbab-munshi-mohammad-qadir-ali-ebooks
11. https://rekhta.org/ebooks/jame-ul-lughaat-urdu-volume-001-mufti-ghulam-sarwar-lahori-ebooks
12. https://rekhta.org/ebooks/najm-ul-lughat-rajeswar-rao-asghar-ebooks
13. http://www.new.dil.ernet.in/handle/2015/438042
14. http://www.new.dli.ernet.in/handle/2015/440223
15. http://www.new.dli.ernet.in/handle/2015/439680
16. http://www.new.dli.ernet.in/handle/2015/367719
17. https://archive.org/details/in.ernet.dli.2015.374054

جرائد

(۱) صحیفہ، لاہور، اکتوبر ۱۹۶۴ء
(۲) ______، اپریل ۱۹۶۵ء
(۳) ______، جنوری ۱۹۶۶ء
(۴) ______، اپریل ۱۹۶۶ء
(۵) ______، جولائی ۱۹۶۶ء
(۶) ______، اکتوبر ۱۹۶۶ء